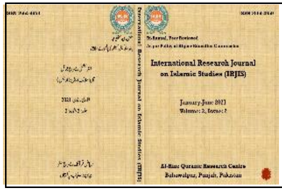
International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: “Al-Riaz Quranic Research Centre” Bahawalpur

سرکاری مناصب کے استعمال میں امانت کی اہمیت: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Importance of Fidelity in Exercising Official Portfolios: An Analytical Study in the light of Prophetic Life

1. Dr. Muhammad Asghar Javaid,
Visiting Teacher, Department of Islamic Studies,
Govt. College University Faisalabad, Punjab, Pakistan
Email: asghar.kamalwy@hotmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-5347-7406

2. Dr. Ghulam Haider,
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: ghulam.haider@iub.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-7178-5963

To cite this article: Dr. Muhammad Asghar Javaid and Dr. Ghulam Haider. 2023. “سرکاری مناصب کے استعمال میں امانت کی اہمیت: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ: Importance of Fidelity in Exercising Official Portfolios: An Analytical Study in the light of Prophetic Life”. International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 5 (Issue 1), 88-101.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 5 || January - June 2023 || P. 88-101
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-5-1-8/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.05.01.u8
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	30 June 2023

License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

The research article delves into the crucial theme of fidelity within official portfolios, drawing insightful parallels from Prophet Muhammad’s (SAWS) life. His exemplary life serves as a beacon for individuals in public office. The Prophet’s era showcased a meticulous selection process, appointing the most qualified individuals to key positions, as he held the chief administrator role. In this context, Islam places a high premium on fidelity, intertwining it with responsible conduct. Central to Islamic principles is fidelity as a cornerstone of posts and positions, tethered to ethical behavior. This encompasses Islam’s affirmation of the rights of those in positions of authority, extending these rights to individuals across all echelons of society. An essential facet of assuming governmental roles is the solemn oath sworn to the

nation and institution. More than a mere formality, this oath embodies a profound commitment, a pledge to execute official duties with unwavering integrity, underpinned by the presence of the Divine as a witness. Tragically, instances of breach of faith occur when officers and managers abuse their roles, betraying their promises to both the institution and the state. From the inception of his teachings, the Holy Prophet (SAWS) dedicated himself to cultivating a society conducive to developing mankind's positive and constructive attributes. His vision sought to empower individuals to comprehend their life's purpose and harmonize their responsibilities. Against this backdrop, the paper accentuates the paramount significance of honesty for government officials, illuminated by the radiant teachings of the Prophet. The abstract encapsulates the essence of the research—shedding light on the essential link between fidelity, official duties, and prophetic guidance.

Keywords: Public Posts, Fidelity, Rights, Duties, Islam

تمہید:

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے انسان کو فہم و فراست ،علم اورحیات جیسی عظیم نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔پھر زندگی گزارنے کے لیے ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشادخداوندی ہے۔

هُوَ ٱلَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي ٱلۡأَرۡضِ جَمِيعاً 1

"وہی ہے جس نے سب کچھ جو زمین میں ہے تمہارے لیے پیدا کیا"۔

کائنات کا خالق ومالک وحدہ ٗلاشریک ہے اور تمام اختیارات اسی کے قبضہءِ قدرت میں ہیں ۔ شخصی معاملات ہوں یا اجتماعی،سب میں اسی وحدہ ٗلاشریک کا حکم بر حق ہے۔جیساکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

فَسُبۡحَانَ ٱلَّذِي بِيَدِهِۦ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيۡءٖ وَإِلَيۡهِ تُرۡجَعُونَ 2

"پس وہ ذات پاک ہے جس کے دست(قدرت)میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے"۔

اسی وحدہٗ لاشریک نے اہلِ ایمان کو جن خوبیوں سے نوازا ان میں سے ایک امانت اور حق کی خوبی بھی ہے۔ امانت کی برکات سے ہی دنیا کا نظم و نسق قائم رہ سکتا ہے۔اس موضوع کی وضاحت کے لیے ضروری ہے کہ پہلے امانت اور حق کے معنی و مفہوم کو بیان کیا جائے۔

1. امانت کی تعریف:

امانت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ" ا،م،ن"ہے۔ابن منظور افریقی(م:۷۱۱ھ)امانت کی وضاحت کرتے ہوئے لسان العرب میں لکھتے ہیں:

والامانة:ضدالخيانة---------والامانة تقع على الطاعة والعبادة والوديعة والثقة والامان3

1 - Al-Baqarah 2:29
2 - Yasin 36:83
3 . Afrighi, Ibn Manzoor, Lisan al-Arab, Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Beirut, 1408 H, Vol: 1, pp: 223, 224

اور جہاں تک امانت کا تعلق ہے یہ خیانت کی ضد ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور امانت کا اطلاق اطاعت، عبادت، ودیعت کی حفاظت، اعتماد کی حفاظت اور امان کی حفاظت پر ہوتا ہے۔کسی کے پاس جب انسان امانت رکھتا ہے تو اس لیے رکھتا ہے کہ وہ محفوظ ہو جائے گی اور طلب کرنے پر اپنی اصلی شکل میں دستیاب ہو گی۔

المعجم الوسیط کے مصنف کی تحقیق کے مطابق امانت کے معنی کسی شخص پر کسی معاملے میں بھروسہ اور اعتماد کرنے کے ہیں،الأمانة الوفاء والوديعة۔4

2. امانت کی اصطلاحی تعریف

انیس الفقہاء میں امانت کی درج ذیل جامع اصطلاحی تعریف بیان کی گئی ہے۔

الأمانة خلاف الخيانة وہی مصدر أمن الرجل أمانة فہو أمين إذا صاركذلک5

"امانت ،خیانت کی ضد ہے اور یہ مصدر ہے۔جب کوئی شخص امانت رکھتا ہے تو اس کام کے کرنے سے وہ امین کہلاتا ہے"۔

امانت ، خیانت کی ضد ہے۔ اس سے مراد وہ چیز ہے جو کسی پر بھروسہ اور اعتماد کرتے ہوئے اسے دے دی جائے۔ایمان اور امانت کی اصل ایک ہے ایمان اور امانت ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں جو امانت دار نہیں وہ ایماندار نہیں۔ اس طرح دیانت جس کا اطلاق اکثر امانت کے ساتھ ہوتا ہے دین سے مشتق ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ دین دار آدمی کے لئے دیانت دار ہونا ضروری ہے ورنہ ایسے آدمی کا دین سے تعلق رسمی تو ہو گا شرعی نہیں۔6

3. امانت کا قرآنی تصور

صفت امانت کی اس قدر اہمیت ہے کہ قرآن کریم میں کثرت سے اس کا ذکر موجود ہے جو اس کی ضرورت و اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

اہل ایمان کی خوبی

اہل ایمان کی خوبیوں میں سے ایک اہم خوبی امانت اور وعدہ کی پاسداری ہے۔اگر صاحب ایمان میں یہ خوبیاں موجود ہوں تو قرآن کے اس ارشاد کا صحیح معنٰی میں مصداق ٹھہر تا ہے۔

وَٱلَّذِينَ هُمۡ لِأَمَٰنَٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رَٰعُونَ7

"اور جو لوگ اپنی امانتوں اوراپنے وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں"۔

سورۃ البقرہ میں ارشاد خداوندی ہے۔

فَإِنۡ أَمِنَ بَعۡضُكُم بَعۡضٗا فَلۡيُؤَدِّ ٱلَّذِي ٱؤۡتُمِنَ أَمَٰنَتَهُۥ وَلۡيَتَّقِ ٱللَّهَ رَبَّهُۥۗ وَلَا تَكۡتُمُواْ ٱلشَّهَٰدَةَۚ وَمَن يَكۡتُمۡهَا فَإِنَّهُۥٓ ءَاثِمٞ قَلۡبُهُۥۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ عَلِيمٞ 8

---

4 . Al-Ziyat, Ahim Mustafa Ahmad al-Najjar, Hamed Abdul Qadir Muhammad, Al-Mu'jam al-Wasit, Dar al-Da'wa, Alexandria, n.d., Vol: 1, p: 28
5 . Qunawi, Qasim ibn Abdullah ibn Amir Ali, Anis al-Fuqaha fi Ta'rifat al-Alfaz al-Mutadawila Bayn al-Fuqaha, Dar al-Wafa, Jeddah, 1446 H, Vol: 1, p: 249
6 . Abu As'ad, Muhammad Sadiq, In Search of Trust, Maktaba Noor Nabuwwat, Faisalabad, 2002, pp: 21, 22
7 - Al-Mu'minun 23:8
8 - Al-Baqarah 2:283

"پھر اگر تم میں سے ایک کو دوسرے پر اعتماد ہو تو جس کی دیانت پر اعتماد کیا گیا اسے چاہیے کہ اپنی امانت ادا کردے۔ اور وہ اللہ سے ڈرتا رہے جو اس کا پالنے والا ہے۔اور تم گواہی کو چھپایا نہ کرو اور جو شخص گواہی چھپاتا ہے تو یقیناً اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب جاننے والا ہے"۔

خیانت سے بچنے کا حکم:

امانت کی ادائیگی اور خیانت سے اجتناب کا حکم مندرجہ ذیل آیت سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔

إِنَّآ أَنزَلۡنَآ إِلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ بِٱلۡحَقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُۚ وَلَا تَكُن لِّلۡخَآئِنِينَ خَصِيمٗا 9

"بے شک ہم نے آپ ﷺ کی طرف حق پر مبنی کتاب نازل کی ہے۔تاکہ آپ لوگوں میں اس حق کے مطابق فیصلہ فرمائیں جو اللہ نے آپ کو دکھایا ہے اور آپ کبھی بد دیانت لوگوں کی طرف داری میں بحث کرنے والے نہ بنیں"۔

پیر محمد کرم شاہ الازہری(م:۱۹۹۸ء) اس آیت مبارکہ کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کو منع فرمایا جا رہا ہے کہ آپ ان کی طرف دار ی نہ کریں۔کیونکہ آپ کی ذات سے تمام عدل وانصاف کی عظمتیں وابستہ ہیں۔ انصاف کرتے وقت یہ دیکھنا کہ مسلمان کون ہے یہودی کون ہے آپ کی شان سے بہت فروع تر ہے ۔ اس سے کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ آپ نے خائنوں کی طرف داری کی تھی بلکہ آپ کو منع کیا جار ہا ہے جیسے آپ ﷺ نے پہلے طرف داری نہیں کی ویسے آئندہ بھی طرف داری نہ کریں۔10

اس سے اگلے مقام پر سخت وعید سنا دی کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سخت ناپسند فرماتا ہے جو برائی اور بددیانتی کرنے والے ہیں۔

وَلَا تُجَٰدِلۡ عَنِ ٱلَّذِينَ يَخۡتَانُونَ أَنفُسَهُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمٗا 11

"اورآپ ایسے لوگوں کی طرف سے دفاعانہ جھگڑیں جو اپنی ہی جانوں سے دھوکہ کر رہے ہیں۔بے شک اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں فرماتا جو بڑا بددیانت اور بدکار ہے"۔

ادائے امانت اور ترک خیانت کا حکم:

سورۃ انفال میں مومنین کے ترک خیانت کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَخُونُواْ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ وَتَخُونُوٓاْ أَمَٰنَٰتِكُمۡ وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَ 12

"اے ایمان والو تم اللہ اور رسول (ﷺ) سے خیانت نہ کیا کرو اور نہ آپس کی امانتوں میں خیانت کیا کرو، حالانکہ تم جانتے ہو"۔

9- An-Nisa 4:105
10 - Al-Azhar, Pir Muhammad Karam Shah, Zia al-Quran, Zia al-Quran Publishers, Lahore, 1995, Vol: 1, p: 386
11- An-Nisa 4:107
12- Al-Anfal 8:27

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے خیانت کا مطلب حضرت ابن عباسؓ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا "لا تخونوا اللہ بترک فرائضہ والرسول بترک سنتہ "یعنی فرائض کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ سے خیانت نہ کرو اور سنت سے سرتابی کرکے اس کے رسول ﷺ سے خیانت نہ کرو۔13

4. حق کا معنی و مفہوم:

لفظ حق عربی میں مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے لیکن جن معنوں میں زیادہ استعمال ہوا ہے وہ ثبوت اور وجوب کے ہم معانی ہیں۔فیروز آبادی(م: ۸۱۷ھ)نے القاموس میں اس لفظ کی وضاحت اس طرح کی ہے:

الحَقُّ: من أسماءِ اللهِ تعالى أو من صِفاتِهِ والقُرْآنُ وضِدُّ الباطِلِ والأمر المَقْضِيُّ والعَدْلُ والاسْلامُ والمالُ والمِلْكُ والمَوجودُ الثابِتُ والصِدْقُ14

"لفظ حق اللہ تعالیٰ کے ناموں یا صفات میں سے ہے اور قرآن،ضد باطل اور مطلوبہ امر پر بھی بولا جاتاہے)عدل ،اسلام،مال،ملک،موجود ثابت اور سچ پر اس کا اطلاق ہوتا ہے"۔

کسی لفظ کی معرفت کے لیے اس کے متضاد لفظ کو دیکھا جاتا ہے تو لفظ" حق "کا متضاد لفظ" باطل " ہے جیسا کہ الہروی(م:۴۳۳ھ) نے لکھا ہے:

والباطل ضد الحق15

"لفظ باطل لفظ حق کی ضد ہے"۔

حق کی تعریف کرتے ہوئے استاذ مصطفٰی زرقاء(م:۱۴۲۰ھ)لکھتے ہیں کہ

الحق هو اختصاص يقرر به الشرع سلطةً أو تكليفا16

"حق سے مراد وہ اختصاص ہے جسے شریعت مقرر کرتی ہے،وہ اختیار کے اعتبار سے ہو یا ذمہ داری کے اعتبار سے"۔

حق کا مفہوم اور قرآن حکیم:

علماء لغت نے حق کے کئی معنی بیان کیے ہیں لیکن عام طور پر یہ چار معانی میں استعمال ہوتا ہے ۔

(۱)اس ذات کیلئے جو اقتضائے حکمت کے مطابق کسی چیز کی ایجاد کرے مثلا قرآن میں ہے ۔

هُنَالِكَ تَبْلُواْ كُلُّ نَفْسٍ مَّآ أَسْلَفَتْ وَرُدُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ17

---

13 - Al-Azhari, Zia al-Quran, 2:142, 143
14- Fayruzabadi, Muhammad ibn Ya'qub, Al-Qamus al-Muhit, Dar al-Risalah, Beirut, Lebanon, 1407 H, Vol: 1, p: 1129
15- Harawi, Abu Sahl Muhammad ibn Ali ibn Muhammad al-Nahawi, Isfar al-Fasih, 1:524, Imadat al-Bahth al-Ilmi bi al-Jami'ah al-Islamiyah, Al-Madinah al-Munawwarah, 1420 H
16- Al-Zuhayli, Wahba, Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuh, Dar al-Fikr, Damascus, Syria, Vol: 4, p: 366
17- Yunus 10:30

"اس (دہشت ناک) مقام پر ہر شخص ان اعمال کی حقیقت کو جانچ لے گا جو اس نے آگے بھیجے تھے۔وہ اللہ کی جانب لوٹائے جائیں گے جو ان کا مالک حقیقی ہے اور ان سے بہتان تراشی جاتی رہے گی جو وہ کیا کرتے تھے"۔

(۲)وہ چیز جو اقتضائے حکمت کے مطابق ایجاد کی گئی ہو جیسے اللہ تعالیٰ کے افعال تخلیق۔ قرآن پاک میں ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ ٱلشَّمۡسَ ضِيَآءً وَٱلۡقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُۥ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُواْ عَدَدَ ٱلسِّنِينَ وَٱلۡحِسَابَ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِٱلۡحَقِّ يُفَصِّلُ ٱلۡآيَاتِ لِقَوۡمٍ يَعۡلَمُونَ 18

"وہی ہے جس نے سورج کو روشنی کا منبع بنایا اور چاند کو اس سے روشن کیا۔منزلیں مقرر کیں تا کہ تم برسوں کا شمار اور اوقات کاحساب معلوم کر سکو اور اللہ نے یہ سب کچھ نہیں پیدا فرمایا مگر درست تدبیر کے ساتھ ۔وہ ان کائناتی حقیقتوں کے ذریعے اپنی خالقیت، وحدانیت اور قدرت کی نشانیاں ان لوگوں کیلئے تفصیل سے واضح فرماتا ہے جو علم رکھتے ہیں"۔

(۳)کسی چیز کے متعلق وہ اعتقاد رکھنا جو نفس الامر کے مطابق ہو۔

مثلا فَهَدَى ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ آمَنُواْ لِمَا ٱخۡتَلَفُواْ فِيهِ مِنَ ٱلۡحَقِّ بِإِذۡنِهِ 19

"پھر اللہ نے ایمان والوں کو اپنے حکم سے وہ حق کی بات سمجھا دی جس میں وہ اختلاف کرتے تھے" ۔

(۴)وہ قول و فعل جو اس طرح واقع ہو جس طرح اس کا ہونا ضروری ہے ۔جیسے اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد جو شیطان کے جواب میں فرمایا۔

وَلَٰكِنۡ حَقَّ ٱلۡقَوۡلُ مِنِّى لَأَمۡلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ ٱلۡجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ أَجۡمَعِينَ 20

"لیکن میری طرف سے یہ فرمان ثابت ہو چکا ہے کہ میں ضرور سب منکر جنات اور انسانوں سے دوزخ کو بھر دوں گا"۔

حق کے معانی لازم ،واجب اور جائز کے بھی ہوتے ہیں اور اس سے مراد وہ ذمہ داری ہوتی ہے جو کسی اور نسبت سے ایک انسان پر عائد ہوتی ہے ۔21

امانت اور حق احادیث کے آئینے میں:

امانت اور حق کے صحیح مفہوم کو سمجھنے کیلئے مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ دلائل کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں ۔

رسول اکرم ﷺ ارشاد گرامی ہے ۔

18- Yunus 10:5
19 - Al-Baqarah 2:213
20 - As-Sajda 32:13
21 - Al-Alwi, Dr. Khalid, The Social System of Islam, Al-Faisal Publishers, Lahore, 2005, pp: 195, 196

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَقْلَ لَهُ22

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس میں امانت کی صفت نہیں اس میں ایمان نہیں اور اس میں دین نہیں جس میں عقل نہیں"۔

حضرت ابن عباسؓ کی روایت کردہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ۔

لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ23

"جس میں امانت کی صفت نہیں اس میں ایمان نہیں اور اس میں دین نہیں جس میں عہد کی پاسداری نہیں"۔

امانت سے ہی نظام معاشرت مستحکم ہے اس کی کمی ہو تو معاشرہ تباہی کی طرف چلا جاتا ہے۔جیسا کہ حدیث مبارکہ میں مذکور ہے۔

أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنْ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنْ السُّنَّةِ24

"بے شک امانت لوگوں کے دلوں کی اصل اور بنیاد میں رکھ دی گئی ہے(یعنی ان کی فطرت میں موجود ہے)۔پھر انہوں نے اسے قرآن سے جانا، پھر انہوں نے اسے حدیث سے جانا"۔

5. ادائے امانت اور ترک خیانت کی نصیحت:

رسول اکرم ﷺ نے صحابی رسول حضرت معاذؓ کو نصیحت کرتے ہوئے جو تاریخی الفاظ ارشاد فرمائے ان سے امانت کی ادائیگی اور ترک خیانت کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں مذکور ہے ۔

يَا معَاذ أوصيك بتقوى الله عز وَجل وَصدق الحَدِيث ووفاء الْعَهْد وَأَدَاء الْأَمَانَة وَترك الْخِيَانَة وَحفظ الْجَار وترحم الْيَتِيم ولين الْكَلَام وبذل السَّلَام وَحسن الْعَمَل25

"اے معاذ، میں تمہیں خدا کی نافرمانی سے بچنے، سچ بات کرنے، وعدہ پورا کرنے، امانت کو ادا کرنے، خیانت نہ کرنے، ہمسائے کے حقوق کی حفاظت کرنے، یتیم پر رحم کرنے، نرم گفتگو کرنے، لوگوں کو سلام کرنے، اچھے کام کرنے کی وصیت کرتا ہوں"۔

---

22 - Abu Nu'aim, Ahmad ibn Abdullah, Hilyat al-Awliya' wa Tabaqat al-Asfiya', Narration of Muhammad ibn Ka'b al-Qardhi, Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, 1974, Vol: 3, p: 220

23 - Musli, Abu Ya'la Ahmad ibn Ali, Musnad Abu Ya'la, The First Musnad of Ibn Abbas, Dar al-Ma'mun for Heritage, Damascus, 1984, Hadith No. 2458, 343:4

24 - Bukhari, Abu Abdullah Muhammad ibn Ismail, Sahih al-Jami' al-Musnad al-Mukhtasar min Umur Rasul Allah Sallallahu Alaihi Wasallam wa Sunanih wa Ayyamih, Book of Trials, Chapter: When There Remain Only the Debris of People, Hadith No. 7086, Dar al-Salam Publishers, Riyadh, 1422 H

25 - Daylami, Shiruyah ibn Shahrdar, Al-Firdaws bima Athura al-Khitab, Chapter: H, Hadith No. 8481, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1986, Vol: 376:5

6. منافق کی تین علامات:

حضور اکرم ﷺ نے منافق کی علامات بیان فرمائیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امانت میں خیانت کرتا ہے۔جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ :إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔26

"حضرت ابو ہریرۃ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے،جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے"۔

7. امانت کی مختلف صورتیں:

مشورہ:

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

الْمُسْتَشَارُمُؤْتَمَنٌ27

"جس شخص سے کوئی مشورہ لیا جائے وہ اس مشورہ کا امین ہے"۔

خاص مجالس میں بیان شدہ باتیں:

حضرت جابر بن عبداللہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

" الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ :سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ، أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ، أَوْ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ"28

"خاص مجالس میں بیان کی گئی باتوں میں امانت داری ضروری ہے ۔مگر تین مجالس میں امانت داری ضروری نہیں۔جس میں مسلمان کے ناحق قتل کی بات ہو یا زنا کی بات کی جائے یا ناحق کسی کا مال لوٹنے(قبضہ کرنے)کی بات کی جائے"۔

حدیث میں ایسی باتوں کو افشاء کرنے کی اجازت دی گئی ہے جن کا تعلق کسی کی جان یا مال یا آبرو کو پامال کرنے سے ہو۔ایسی باتوں کے بارے میں صاحب معاملہ کو یا صاحب اختیار کو بتانا ضروری ہے تاکہ انجانے میں کسی کو نقصان نہ پہنچے۔آج کل موبائل کے ذریعے نجی مجالس کی باتوں کو ریکارڈ کرکے اور تصویریں بنا کر افشاء کر دیا جاتا ہے یہ

26- Tirmidhi, Abu Isa Muhammad ibn Isa, Sunan at-Tirmidhi, Chapter: Regarding the Hypocrite's Sign, Hadith No. 2766, Dar al-Fikr li al-Tiba'at wa al-Nashr, Beirut, Lebanon, n.d., 4:130

27 - Tahawi, Abu Ja'far Ahmad ibn Muhammad, Sharh Mushkil al-Athar, Chapter: Explanation of the Difficulty in the Hadith that is Narrated from the Messenger of Allah (peace be upon him), regarding the Believer Being Safe from Their Harm, Hadith No. 4290, Maktabat al-Risalah, Beirut, Lebanon, 76:11

28 - Abu Dawood, Sulaiman ibn Ash'ath al-Sijistani, Sunan Abi Dawood, Book of Adab, Chapter: On Transmitting Hadith, Hadith No. 4869, al-Maktabah al-Asriyyah, Saida - Beirut, Lebanon, n.d., 4:268

شریعت کی رو سے جرم ہے اور گناہ کا سبب ہے اور اس کی وجہ سے کئی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔29

راز کی بات:

حدیث مبارکہ میں ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الحَدِيثَ ثُمَّ التَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ30

"حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، جب کوئی شخص تم سے کوئی بات کرے پھر ادھر اُدھر پلٹ کر دیکھے پس یہ بات تمہارے پاس اس کی امانت ہے"۔

اس کی دوسری مثال حضرت عائشہؓ کی روایت کردہ حدیث سے پیش کی جا سکتی ہے کہ حضرت فاطمہؓ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ان کا چلنا نبی اکرم ﷺ کے چلنے سے بہت زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے انہیں مرحبا کہا اوراپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھایاپھر انہیں آہستہ سے کوئی راز کی بات کی تو وہ بہت روئیں پھر دوسری دفعہ جب آپ نے سرگوشی فرمائی تو اس دفعہ آپ بہت خوش ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد جب حضرت عائشہؓ نے وہ راز کی بات پوچھنا چاہی تو اس کے جواب میں حضرت فاطمہؓ نے کہا:

مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔31

"میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کرتی"۔

8. رسول ﷺ کی امانت داری:

امانت داری انبیاء کو عطا کردہ صفات میں سے ایک صفت ہے ۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو ابو سفیانؓ نے خبر دی کہ جب وہ ہرقل کے دربار میں پہنچے تو درج ذیل مکالمہ ہوا:

أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ قَالَ وَهَذِهِ صِفَةُ نَبِيٍّ32

"ہرقل نے ابو سفیان کو مخاطب کرتے ہوئے کہاکہ میں نے تم سے پوچھا وہ نبی تم کو کن باتوں کا حکم دیتا ہے تو تم نے بتایاکہ وہ تمہیں نماز کا حکم دیتاہے، سچ بولنے، پاک دامن رہنے، وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اورپھر ہرقل نے کہا یہ تو نبی کی صفت ہے"۔

29 - Munib al-Rahman, Mufti, Trust and Honesty, Perspective Series, Roznama Dunya, Islamabad, April 18, 2016
30 - Suyuti, Jalal al-Din Abd al-Rahman ibn Abi Bakr, Al-Fath al-Kabir fi Idm al-Ziyada ila al-Jami' al-Saghir, Letter: Ha, Hadith No. 941, Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon, 2003, 95:1
31 - Bukhari, Al-Jami' al-Sahih, Book of Virtues, Chapter: Signs of Prophethood in Islam, Hadith No. 3623
32- Also, Hadith No. 2681, 3:180, Dar Tuq al-Najah, Beirut, Lebanon, n.d.

خیانت کی ممانعت:

اسلام سختی کے ساتھ تاکید کرتا ہے کہ خیانت کا ارتکاب نہ کیا جائے۔اس کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔ تنخواہ سے زیادہ مال لینا بھی خیانت ہے۔حکومت کی طرف سے جو تنخواہ یا معاوضہ طے کیا جائے وہ صاحب منصب کا حق ہے اس کے علاوہ جو مال ناجائز طریقہ سے حاصل کرے وہ خیانت کے زمرے میں داخل ہے ۔ حضرت عبد اللہ بن بریدہؓ سے روایت ہے ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِکَ فَهُوَ غُلُولٌ33

حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول ﷺ سے روایت فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔" جس شخص کو ہم کسی کام کی ذمہ داری سونپ دیں اور اس کا معاوضہ بھی مقرر کردیں اس کے بعد اس نے جو کچھ لیا وہ خیانت ہے"

رعایا کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کرنے سے بھی روک دیا گیا ہے۔

حضرت معقل بن یسار روایت فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ غَاشًّا لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ34

"جب کسی شخص کو اللہ تعالیٰ رعیت عطا فرمائے اور اس کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اپنی رعایا سے خیانت کا مرتکب ہو تو اللہ جل شانہٗ اس پر جنت حرام فرمادے گا"۔

خیانت اتنا بڑا جرم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خائن کی جنت سے محرومی کی وعید سنائی ہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لایدخل الجنة بخیل ولا خب ولا خائن ولا سیء الملکة35

"جنت میں بخیل،دھوکہ دہی کرنے والا اور خیانت کرنے والا جو غلط طریقے سے اپنے اختیار کو استعمال کرتا ہے، داخل نہیں ہوں گے"۔

مناصب اور اختیارات خدا کی امانت ہیں اہل منصب عوام کے سامنے جواب دہ ہیں۔ کیا وہ اس امانت کے تقاضے پورے کر رہے ہیں؟

منصب کی تفویض کا معیار:

اسلام انسانوں کے مرتبہ کا معیار تقویٰ کو قرار دیتا ہے ۔امیر غریب سب یکساں ہیں۔ امانت کے زمرے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ برابری کی بنا پر مناصب کی تفویض کی جائے۔جیسا کہ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں۔

33- Naysaburi, Abu Bakr Muhammad ibn Ishaq, Sahih Ibn Khuzaymah, Book of Zakat, Chapter: The Obligation of the Imam to Give a Clear and Known Rizq to the Sadiqah, Hadith No. 2369, al-Maktab al-Islami, Beirut, Lebanon, 2003, 1140:2

34- Qadai, Abu Abdullah Muhammad ibn Salamah, Musnad al-Shihab, Chapter: Whosoever Al-Sukuniyyah of Allah on Rizq, Hadith No. 805, 2:22, Mu'assasat al-Risalah, Beirut, 1986

35 - Ahmad ibn Hanbal, Imam, Musnad Imam Ahmad ibn Hanbal, Hadith No. 13, 1:191, Mu'assasat al-Risalah, Beirut, n.d.

عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَہْلِ نَجْرَانَ :سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ ، قَالَ فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ36

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل نجران کو فرمایا"میں تمہاری طرف ایسے امانت دار شخص کو بھیج رہا ہوجو یقیناً امین ہے،راوی فرماتے ہیں لوگو ں نے اس سمت دیکھنا شروع کیا، پس آپ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کو بھیج دیا"۔

نا اھل کو منصب تفویض کرنا قرب قیامت کی علامات میں سے ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے جب قیامت کے بارے میں سوال کیا گیا تو اس کے جواب میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَإِذَا ضُيِّعَتْ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرْ السَّاعَةَ، قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُہا يا رسول الله؟ قَالَ إِذَااسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهلِهِ فَانْتَظِرْ السَّاعَةَ37

"پس جب امانت ضائع ہونے لگے تو اس وقت قیامت کا انتظار کرو،جب سائل نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اس کا ضائع ہونا کیسے ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا،جب نااہل کو ذمہ داری(منصب)سونپ دی جائے تو تب قیامت کا انتظار کر"۔

منصب کے امانت ہونے سے متعلق حدیث مبارکہ ہے۔

وإِنَّہا أمَانَةٌ ، وإنہا يومَ القيامةِ خِزىٌ وَنَدَامَةٌ ، إلا مَنْ أَخذَہا بِحَقِّہا ، وَأَدَّى الَّذِى عليه فِيہَا۔38

"اور یہ منصب امانت ہے اور بے شک یہ بروز قیامت رسوائی او رپشیمانی کا باعث ہو گا۔مگر جس نے اسے صحیح طریقے سے حاصل کیااور اس کے ذریے جو ذمہ داری عائد تھی اسے درست طریقے سے(اداکیا)،اس کے لیے رسوائی او رپشیمانی کا باعث نہ ہو گا"۔

منصب اس کے اصل حقدار کو ہی ملنا چاہیے اور حاکم کا ہر فیصلہ عدل و انصاف کے مطابق ہونا چاہیے۔جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَأۡمُرُكُمۡ أَن تُؤَدُّواْ ٱلۡأَمَٰنَٰتِ إِلَىٰٓ أَهۡلِهَا وَإِذَا حَكَمۡتُم بَيۡنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحۡكُمُواْ بِٱلۡعَدۡلِۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعَۢا بَصِيرٗا39

"اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو اور جب تم لوگوں کے مابین فیصلہ کرو تو وہ عدل کے مطابق ہو ۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی خوب نصیحت فرماتا ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے"۔

علامہ قرطبی لکھتے ہیں:

36- Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad ibn Yazid al-Qazwini, Sunan Ibn Majah, Introduction to the Book on Belief and the Virtues of the Companions and Their Days, Chapter: The Virtue of Abi 'Ubaydah ibn al-Jarrah, Hadith No. 135, Vol: 1, p: 48, Dar Ihya al-Kutub al-Arabiyyah, Beirut, Lebanon, n.d.

37 - Bukhari, Al-Jami' al-Sahih, Kitab al-Riqaq, Bab Raf' al-Amanah, Hadith No. 6496

38- Ibn al-Athir, Majd al-Din Abu al-Su'adat al-Mubarak ibn Muhammad al-Jazari, Jami' al-Usul fi Ahadith al-Rasul, Kitab fi al-Khilafah wa al-Imarah, Bab fi Ahkamiha, Al-Fasl fi Karahiyat al-Imarah wa Mani' min Salaha, Hadith No. 2036, 4:56, Maktabat al-Halwani Matba'at al-Malaha, Maktabat Dar al-Bayan, Kuwait, 1969 CE

39 - An-Nisa 4:58

هذه الاية من امهات الاحكام تضمنت جميع الدين والشرع40

"یہ آیت قرآن کریم کے اہم ترین احکام سے ہے ۔اس کے ضمن میں دین اور شریعت کی تمام تفصیلات سمیٹ کر رکھ دی گئی ہیں"۔

علم اور جسم کی کشادگی:

منصب کی تفویض ایسے شخص کو کی جائے جو اس منصب کا علم بھی رکھتا ہو اورجسمانی طور پر بھی قوی ہو تاکہ اس کا رعب اور دبدبہ بھی قائم رہے اور درست طور پر اپنے فرائض منصبی اداکرسکے۔قرآن کریم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب طالوت علیہ السلام کو سردار اور سپہ سالار مقرر فرمایا گیا تو ان خوبیوں کی بنا پر وہ اس منصب کے اہل قرار پائے۔جیسا کہ ارشاد فرمایا۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوٓا۟ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَآءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ 41

"اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا:بیشک اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا ہے،تو کہنے لگے کہ اسے ہم پر حکمرانی کیسے مل گئی حالانکہ ہم اس سے حکومت)کرنے(کے زیادہ حق دار ہیں اسے تو دولت کی فراوانی بھی نہیں دی گئی)نبی نے(فرمایا:بیشک اللہ نے اسے تم پر منتخب کر لیا ہے اوراسے علم اور جسم میں زیادہ کشادگی عطا فرمادی ہے اور اللہ اپنی سلطنت)کی امانت(جسے چاہتاہے عطا فرمادیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والاخوب جاننے والا ہے۔"

جب ان لوگوں کی خواہش اور اصرار کے باعث اللہ تعالیٰ نے طالوت کو ان کا سردار اور سپہ سالار مقرر فرما دیا تو اعتراض کرنے لگے کہ یہ شخص نہ لاوی بن یعقوب کی اولاد ہے جس میں نبوت نسلاً بعد نسل چلی آتی ہے اور نہ یہودہ بن یعقوب کی اولاد سے ہے جن میں حکومت و سلطنت پشت در پشت چلی آ رہی ہے ۔ یہ نادار اور قلاش کب قوم کا سردار اور سپہ سالار بن سکتا ہے امانت کے حق دار ہم ہیں جن کے پاس مال و دولت ہے تو حضرت سموئیل علیہ السلام نے بتایا کہ حکومت کیلئے تمہارا قائم کردہ معیار درست نہیں بلکہ اس کا صحیح معیار تو علم و شجاعت ہے ان دنوں باتوں میں وہ تم سب سے ممتاز ہے ۔

بائبل میں ہے کہ یہ تیس سالہ نوجوان اپنے حسن و جمال میں بے نظیر تھا۔حضرت سموئیل نے انہیں بتایا کہ طالوت کا انتخاب انسانی انتخاب نہیں بلکہ اللہ رب العزت نے خود تمہاری قیادت کے لئے منتخب کیا ہے۔42

طالوت علیہ السلام کی خوبی کو علامہ جلال الدین سیوطی نے ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

وَكَانَ أَعْلَم بَنِي إِسْرَاءِيل يَوْمئِذٍ وَأَجْمَلهمْ وَأَتَمّهمْ خَلْقًا43

کہ طالوت علیہ السلام اس دور میں بنی اسرائیل کے بڑے صاحب علم،ان سب سے خوبصورت اور کامل اخلاق کے مالک تھے۔

---

40 - Al-Azhari, Zia al-Quran, 1:355
41- Al-Baqarah 2:247
42 - Al-Azhari, Zia al-Quran, 1:171
43 - Mahalli, Jalal al-Din Muhammad ibn Ahmad, Suyuti, Jalal al-Din Abd al-Rahman ibn Abi Bakr, Tafsir al-Jalalayn, 54, Dar al-Hadith, Al-Qahira, s.n.

قوی اور امین ہونا:

جب شعیب علیہ السلام کو ان کی صاحبزادی نے بطورملازم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تقرری کی گزارش کی تو وہ دو اہم خصوصیات،قوی اور امین کی بنا پر تھی۔

قَالَتۡ إِحۡدَىٰهُمَا يَٰٓأَبَتِ ٱسۡتَـٔۡجِرۡهُۖ إِنَّ خَيۡرَ مَنِ ٱسۡتَـٔۡجَرۡتَ ٱلۡقَوِيُّ ٱلۡأَمِينُ 44

ان میں سے ایک (لڑکی) نے کہا:اے میرے والد گرامی انہیں اپنے پاس مزدوری پر رکھ لیں بیشک بہترین شخص جسے آپ مزدوری پر رکھیں وہی ہے جو طاقتور امانت دار ہواور یہ اس ذمہ داری کے اہل ہیں۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں کہ

> ”ضروری نہیں یہ بات لڑکی نے اپنے باپ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کے وقت کہہ دی ہو اغلب یہ ہے اس کے والد نے اجنبی مسافر کو اپنے پاس ٹھہرا لیا ہو گا اس دوران میں کسی وقت بیٹی نے باپ کو یہ مشورہ دیا ہو گا کہ آپ کی کبر سنی کے باعث مجبوراً ہم لڑکیوں کو کام کیلئے نکلنا پڑتا ہے ہمارا کوئی بھائی نہیں ہے کہ باہر کے کام سنبھالے آپ اس شخص کو ملازم رکھ لو مضبوط آدمی ہے ہر طرح کی مشقت کرے گا اور بھروسے کے قابل آدمی ہے محض اپنی شرافت کی بنا ہم عورتوں کو بے بس کھڑادیکھ کر ہماری مدد کی اور ہماری طرف نظر آٹھا کر نہ دیکھا“45

حفیظ اور علیم ہونا:

تیسرے مقام پر قرآن کریم میں جس خوبی کو بیان فرمایا وہ حفیظ اور علیم کی ہے۔یوسف علیہ السلام کے طلب منصب کا ذکر کرتے ہوئے انہیں دو خوبیوں کوبیان کیاگیاہے۔

قَالَ ٱجۡعَلۡنِي عَلَىٰ خَزَآئِنِ ٱلۡأَرۡضِۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٞ 46

> ”(یوسف علیہ السلام نے) فرمایا:اگر تم نے واقعی مجھ سے کوئی خاص کام لینا ہے تو مجھے سرزمین(مصر)کے خزانوں پروزیر اور امین(مقرر کردو،بیشک میں)ان کی خوب حفاظت کرنے والااور(اقتصادی امور کا)خوب جاننے والا ہوں“۔

عہدہ یا منصب سے متعلق واقفیت ہونا ضروری ہے تبھی تو فرائض منصبی کی ادائیگی ممکن ہے۔

---

44 - Al-Qasas 28:26
45 - Maududi, Sayyid Abul A'la, Tafhim al-Quran, Tarjuman al-Quran, Lahore, s.n., 3:629-630
46- Yusuf 12:55

9. خلاصہ بحث:

1) منصب کی تفویض اہلیت اور قابلیت کی بنا پر ہو۔ غیر موزوں اور نا اہل کو عہدہ دینے سے دینِ اسلام کی تعلیمات کی خلاف ورزی ہو گی ۔ دینِ اسلام انفرادی ، اجتماعی اور ہر لحاظ سے ہمیں اسی اصول کو اپنانے کا حکم دیتا ہے ۔

2) آپ ﷺ کسی کو منصب تفویض کرتے تو اس سے ایمانداری اورخیانت نہ کرنے کا عہد لیتے ۔اس عہدہ کے اختیارات کے استعمال کے حوالے سے وضاحت فرماتے اور منصب کی تفویض کا مقصد بھی بیان فرماتے ۔ یہ آپ ﷺ کا ایسا حکیمانہ طرز عمل تھا جو منصب کے تقاضے کماحقہ پورے کرتا ہے ۔

3) خوفِ خدا ، دین کا پاس ، دیانت داری اور وفا داری جیسے عظیم خصائص ایک صاحب منصب کے اندر ہونا ضروری ہیں ۔معاشرتی انتشار اور بد امنی تب جنم لیتی ہے جب نااہل اور خائن لوگ بر سر اقتدار آ جائیں جو امانت داری کی صفات سے بالکل کورے ہوں ایسے افراد جس شعبہ ، محکمہ یا ادارے میں موجودہوں ان سے پورے کا پوراماحول متأثر ہوتا ہے اور نہ صرف ان کا محکمہ متاثر ہوتا ہے بلکہ سارے نظام میں بگاڑ آتا ہے۔

4) قومی املاک کی حفاظت صاحب منصب پر لازم ہے اور اس میں خیانت ظلم کے مترادف ہے۔

5) صاحبِ منصب کی حیثیت راعی کی ہے۔ آپ ﷺ نے بطور سربراہِ مملکت مثالی نمونہ پیش کیا ۔خلفائے راشدین نے اسے اوج کما ل تک پہنچا کر آنے والے حکمرانوں کے لئے مثا ل قائم کر دی کہ کیسے ظلم ،جبر ، انتشار، بد امنی اور افراتفری سے پاک معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے ۔

6) حکومتی منصب کیونکہ امانت ہے اورعوام کے حقوق ادا کرنے سے حاکم وقت امانت دار کہلاتا ہے اسے چاہیے کہ عدل و انصاف سے کام لے اور ہمہ وقت عوام کی خدمت میں لگا رہے ۔ اگر کوئی یہ کام نہیں کر سکتا تو اسے اس منصب پر رہنے کا کوئی حق نہیں ۔امین کو حتی الامکان امانت کی حفاظت کی کوشش کرنی چاہیے۔

7) منصب پر متمکن افراد میں علم و جسم کی کشادگی ، قوی اور امین ہونا ، حفیظ و علیم ہونا جیسی صفات کا ہوناضروری ہے ۔

8) امانت میں خیانت منافق کی علامات میں سے ایک ہے جس سے اجتناب ضروری ہے ۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)